بسلسلہ
انوار الباری
(۵)

بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دربارِ رسالت اور مدینہ طیبہ کی حاضری کے آداب پر مشتمل عظیم رسالہ

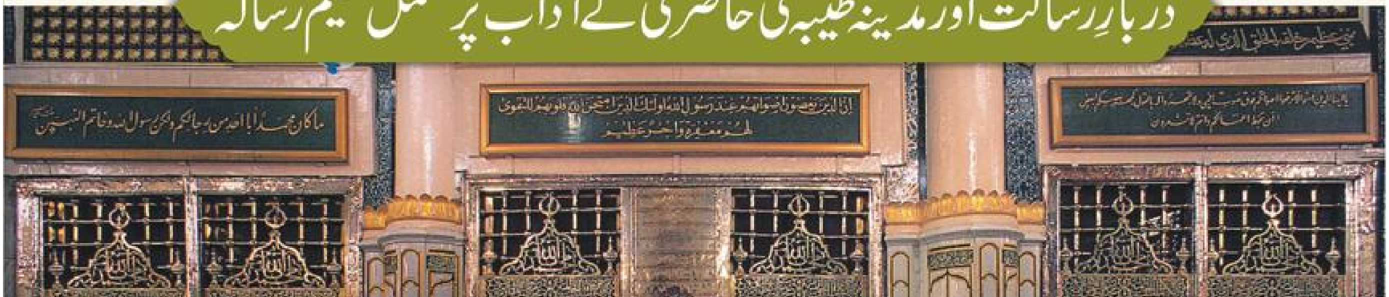

شفیق الامت حضرت اقدس مولانا شاہ محمد فاروق صاحب نور اللہ مرقدہٗ

ناشر: مرکز شفیق الامت باغ حیات سکھر

فریادِ طیّبؒ

نبی اکرم شفیعِ اعظم دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو
شکستہ کشتی ہے تیز دھارا نظر سے رُوپوش ہے کنارا
نہیں کوئی نا خدا ہمارا خبر تو عالی مقام لے لو
قدم قدم پہ ہے خوفِ رہزان زمیں بھی دشمن فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن تمہیں محبت سے کام لے لو
کبھی تقاضا وفا کا ہم سے کبھی مذاق جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے خبر تو خیرالانام لے لو
یہ کیسی منزل پہ آگئے ہیں نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا تمام اپنے غلام لے لو
یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیب مزارِاقدس پہ جاکے اِک دن
سناؤں ان کو میں حال دل کا کہوں میں اُن سے سلام لے لو

(حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

بسلسلہ انوارُالباری (۵)

بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دربارِ رسالت اور مدینہ طیبہ کی حاضری کے آداب پر مشتمل عظیم رسالہ

شفیق الاُمّت

حضرت اقدس مولانا شاہ محمد فاروق صاحب نوراللہ مرقدہٗ

خلیفہ مجاز بیعت

مسیح الاُمّت

حضرت اقدس مولانا شاہ محمد مسیح اللہ صاحب نوراللہ مرقدہٗ

ناشر: مرکزِ شفیق الاُمّت باغ حیات سکھر

ضروری تفصیل

نام وعظ: بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

واعظ: شفیق الامت حضرت اقدس مولانا شاہ محمد فاروق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: مرکزِ شفیق الامت باغ حیات سکھر

ترتیب جدید: احقر وخادم حضرت اقدس دامت برکاتہم

اشاعتِ اوّل: جمادی الاوّل ۱۴۳۹ھ

تعداد: ۳۰۰۰

ملنے کا پتہ

اللہ والی مسجد بندروڈ سکھر

فون: 5621444 (071)

مرکزِ شفیق الامت باغ حیات سکھر

اے-جی-ٹریڈرز نشتر روڈ سکھر

فون: 5622648, 5622628

www.shariatotasawwuf.com

فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر
مدینہ طیبہ زادھا اللہ شرفاً کے سفر کی نیت	۴
سفر مدینہ طیبہ	۵
مدینہ طیبہ میں	۷
بارگاہِ مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں	۱۰
مدینہ طیبہ سے واپسی	۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینہ طیبہ زادھا اللہ شرفاً کے سفر کی نیت

توفیقِ الٰہی اپنے مرشد پاک کی برکت سے اس نشست میں مدینہ طیبہ کے سفر کے بارے میں چند باتیں عرض کی جا رہی ہیں۔

سفر پر روانہ ہونے سے پہلے نیت کیا کی جائے۔۔۔؟ ایک مرتبہ حضرت امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں یہ بات چل رہی تھی کہ مدینہ طیبہ جب جائیں تو نیت کیا کریں۔۔۔؟ بعض اہلِ علم کی رائے یہ تھی کہ مدینہ طیبہ کی زیارت کی غرض سے سفر کریں۔ بعض نے کہا کہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی نیت سے سفر کریں۔۔۔ بعض علماء نے اس پر کہا کہ روضہ اقدس کی زیارت کی نیت سے سفر کریں۔ تمام تر گفتگو پر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ارے بھائی! یہ فیصلہ کرو کہ ''مدینہ'' کو ''مسجد نبوی'' کو ''روضہ اقدس'' کو فضیلت کس ذات گرامی سے حاصل ہوئی ۔۔۔؟ ظاہر ہے کہ نبی الرحمۃ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی سے مدینہ کو فضیلت حاصل ہوئی، مسجد نبوی کو فضیلت حاصل ہوئی اور روضہ اقدس کو فضیلت حاصل ہوئی۔ فقیر تو یہ چاہتا ہے کہ جس ذات کی وجہ سے ان مقامات کو فضیلت حاصل ہوئی ہے کیوں نہ اسی ذات کی زیارت و ملاقات کی غرض سے مدینہ جایا جائے۔ ایک بات تو ہمیں یہ

حاصل ہوئی کہ الحمدللہ میں نے نیت کرلی کہ رسولِ کریم ﷺ کی زیارت وملاقات کی نیت سے مدینہ طیبہ جارہا ہوں۔حضور ﷺ سے ملنے جارہا ہوں۔وہ میرے میزبان ہوں گے اور میں ان کا مہمان ہوں گا۔

ایک بات میرے حضرت نے اور فرمائی ۔دیکھنا ہر وقت باوضو رہنا اور ہر وقت درود شریف پڑھتے رہنا۔ایک بات حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہوئی، فرمایا کہ جب مدینہ طیبہ کا سفر ہو تو مدینہ کے سفر میں ایک ہزار مرتبہ ''سورۃ الکوثر'' کی تلاوت کرنا۔ اس عمل سے حضورِ اکرم ﷺ بہت خوش ہوتے ہیں اور آپ پر جو انعام عظیم ہوا، ذات باری تعالیٰ کا اس انعامِ عظیم کا ذکر اور آپ کی عظمت کا بیان اس سورت میں ہے۔ آپ اس سے بہت خوش ہوتے تھے۔تو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سفر میں جاتے ہوئے ایک ہزار مرتبہ ''سورۃ الکوثر'' پڑھ لے اور اس کا ثواب آپ ﷺ کی روح کو بخش دے۔

سفر مدینہ طیبہ

بندہ جب عازمِ سفر ہوا تو حضرت عارفی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔حضرت عارفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نذرانہ درود و سلام پیش کرنے کے بعد اتنی سی بات آپ اور عرض کردینا:

''یارسول اللہ ﷺ غم بے مائیگی، شرم گناہ، بے تابی ہجراں۔۔

یہ سارا قافلہ منزل بمنزل لے کے آیا ہوں‘‘

یعنی اپنی نالائقی کا غم، گناہوں پر ندامت، آپ سے دور رہا اس دور رہنے کی بے تابی اور بے چینی، اتنا عرض کر دینا پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے!

الحمدللہ! یہ ناچیز اپنے اکابر کی ان ہدایات کو لے کر مدینہ طیبہ روانہ ہوا۔

حضور اکرم ﷺ کا معمول تھا کہ سفر میں جہاں بھی ٹھہرنا ہوتا تھا اور نماز کا وقت ہوتا تھا، آپ ہر نشیبی اور کھلے میدان میں نشیبی علاقے میں نماز ادا فرماتے تھے۔ اس کی بھی توفیق ملی۔ اے اللہ! یہاں کی برکتیں ہمیں نصیب فرما۔ ذاتِ باری تعالیٰ نے ہر جگہ برکتیں رکھی ہیں۔ تو وہاں کی برکتیں مانگتے جاتے تھے۔ الحمدللہ اس کی بھی توفیق ملی۔ مدینہ طیبہ جب قریب آیا دل میں اللہ نے عجیب بات ڈالی۔

’’مدینہ قریب آرہا ہے
بلندی پہ اپنا نصیب آرہا ہے‘‘

افوہ! کہاں یہ مدینہ، کہاں یہ کمینہ، یہ بات بھی اللہ نے دل میں ڈال دی۔ کہاں یہ مدینہ، کہاں یہ کمینہ! ایسی ہمت تجھے کہاں سے حاصل ہوگئی! کیا منہ لے کے تو آپ کی خدمت میں جارہا ہے؟ گریہ طاری ہوگیا، آہ وبکا شروع ہو گئی۔ ایک طرف حاضری کا اشتیاق اور دوسری طرف اپنی نالائقیاں سامنے

،اب کیا کریں۔کیا منہ لے کر حاضر ہوں ،نا معلوم اپنی زندگی کے اندر آپ کے کتنے طریقوں کی خلاف ورزیاں کی ہیں۔کتنی سنتوں کو پامال کیا ہے جس محبوب کے طریقوں کی مخالفت کی ہو جس کی سنتوں کو پامال کیا ہو آج اسی کے پاس جارہاہوں ۔کس منہ جاؤں۔یہ منہ اس قابل ہے کے ان کے سامنے لے جاؤں۔عجیب پیچ وتاب کی کیفیت ہوگئی۔تو نے یہ کیا کیا؟ کہاں کی حاضری کی ہمت کی؟ کیا تو اس قابل ہے؟

ایک بزرگ کا ایک مصرعہ رہنما ثابت ہوا اور اس سے ڈھارس بندھی۔
مصرعہ اولیٰ تو مجھے یاد نہیں رہا فرمایا:

ظلمتیں لے کر ہی چلو مرشد کامل کے پاس

ظلمتیں لے کر ہی چلو مرشد کامل کے پاس۔افوہ!بات سمجھ میں آگئی کہ تو ناپاک بحر ذخار کے پاس جارہا ہے اور ظاہر ہے کہ اس بحر میں جو بھی غوطہ لگائے گا، پاک ہوجائے گا ،پہلے سے کس طرح پاکی کا تصور؟ ارے! جب تو ظلمتیں لے کر جارہا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ظلمتیں وہاں پہنچ کر مٹ جائیں گی۔

مدینہ طیبہ میں

الحمدللہ میری ہمت ہوگئی اور جب سرزمین پاک پر پہلا قدم پڑا تو دل میں یہی بات آئی کہ توفیق الٰہی ، اپنے شیخ کی برکت سے آج مدینے میں داخل

ہوا، بلکہ جنت میں داخل ہوگیا۔ جائے قیام پر سامان رکھا، جلدی جلدی غسل کیا، کپڑے تبدیل کئے اور دربارِ رسالت کی طرف خوشبو لگا کر، خراماں خراماں جارہے ہیں۔ درود شریف پڑھتے ہوئے، زندگی کی دیرینہ آرزو! یا اللہ! وہ سبز گنبد کیسا ہوگا! جس کے مکیں ایسے ہیں! اللہ اکبر! اور اس کے زیر سایہ تین برگزیدہ ہستیاں ہیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خمیر بنایا اور ایک ہی خمیر سے مجھے بھی بنایا، ابوبکر کو بھی بنایا اور عمر کو بھی بنایا۔ ایسی ہستیاں جو ایک خمیر سے بنائی گئی ہوں! یا اللہ! میرے نصیب جاگ اٹھے۔ یا اللہ! ایک ذرۂ ناچیز پر، ذرۂ بے مقدار پر آپ نے کتنا کرم فرمایا! عالم امکان میں مجھ نالائق کے لیے اتنا بڑا کوئی شرف نہیں ہے جو آپ نے مجھے اس وقت عطا فرمایا ہے۔ یا اللہ! میں نظروں کی وہ کونسی پاکیزگی لاؤں جس سے تیرے محبوب کے روضے کی زیارت کرسکوں۔ یا اللہ! یہ آلودہ نظریں کس طرح غیر آلودہ ہوں گی۔ یا اللہ! کاش مجھے ایسے آنسو عطا فرمادیجئے کہ میری نظروں کی آلودگی دور ہوجائے، کثافت دور ہوجائے، نجاست دور ہوجائے، ناپاکی دور ہوجائے تاکہ تیرے محبوب کے روضے کو یا اللہ! میں ادب کے ساتھ دیکھ سکوں۔ یہ دعائیں کرتا ہوا جا رہا تھا۔ شریعت نے بتلایا کہ کوئی بھی دروازہ لازم نہیں ہے جس

سے داخل ہوجائے۔جس دروازے سے آسانی ہواس دروازے سے داخل ہوجائے۔

ہاں! ہمارے بعض اولیاء کی عادت رہی ہے کہ باب جبریل سے داخل ہوتے تھے۔لیکن دیکھنا! اگراس دروازے کی تلاش میں دشواری ہو،تم ناواقف ہو،پہلی بار آئے ہو یا وہاں پہنچ کر کسی اور کوتکلیف دو۔ایسا انداز مت اختیار کرنا۔

اور پھر شریعت نے رہنمائی کی کہ اس پاک دربار کے آداب میں سے یہ ہے کہ اس پاک دربار میں روضہ شریف کے بعد، جوسب سے اونچی جگہ ہے وہ ہے ''ریاض الجنتہ''۔تم پاک دربار کے قابل نہیں ہو۔پہلے ''ریاض الجنتہ'' میں آجاؤ اور جنّتی بن جاؤ، جنّتی بن کراب تم اس قابل ہوجاؤ گے کہ ہمارے محبوب کو اپنا منہ دکھاسکو۔ایک آدمی نے مہربانی کی ،اللہ نے اس کے دل میں محبت ڈالی اوراس نے دیکھتے ہوئے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے مولانا آپ پہلی دفعہ آئے ہیں۔

(میں نے کہا) ہاں ! بھائی: پہلی دفعہ آیا ہوں اور ابھی ابھی حاضر ہوا ہوں۔(اس نے کہا): پھر میں اپنی جگہ چھوڑے دیتا ہوں،آپ یہاں نفل ادا کرلیں یااللہ! میرے نصیب جاگ اٹھے۔کیا کرم فرمائی ہے،کیا ذرہ نوازی ہے۔ یااللہ! کیسی لامحدود آپ کی رحمتیں ہیں کیا ذرہ نوازی ہے۔یااللہ! کیسی لامحدود آپ کی رحمتیں ہیں! کیا ذرہ نوازی ہے آپ نے ریاض الجنتہ میں سجدہ ریز ہونے کی ،سربسجود ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔یااللہ! آج مجھ ناچیز، نالائق کا

سجدہ کہاں پر ہے۔ جہاں پر سجود صحابہ ہیں۔ یا اللہ! میں کس جگہ سجدہ کر رہا ہوں! عالم امکان میں مجھ جیسے نالائق کے لیے اتنا بڑا کوئی شرف ہو نہیں سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سجود صحابہ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) پر سجدہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں

الحمد للہ! میں نے ظن غالب میں یہ محسوس کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ جنّتی ہونے کا معاملہ فرمایا ہے اور ''مواجہہ شریفہ'' میں پیش ہونے کی صلاحیت عطا فرمائی۔ بس وہاں سے روتا ہوا اور لرزتا ہوا۔ روتا لرزتا، روتا لرزتا آنحضرت ﷺ کے چہرۂ انور کے سامنے حاضر ہوا۔

مجھے علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ یاد آئے کیا فرماتے ہیں ؎

مکی مدنی ہاشمی مطلبی ہے
آدم کے لیے فخر یہ عالی نسبی ہے

آہستہ قدم، نیچی نگاہ، پست ہو آواز
خوابیدہ یہاں روح رسول عربی ہے

میرے حضرت نے ایک نصیحت فرمائی تھی کہ دیکھو! جب کسی کے مزار

پر جاؤ، یہ اندازہ کرلیا کرو کہ زندگی میں حاضر ہوتا تو میں کتنا قریب ہوتا، بس جو بات دل میں آئے اس پر عمل کرلیا کرو۔ میں آپ کی حیات دنیاوی میں حاضر ہوتا تو ظاہر تھا کہ میں بہت دور بیٹھتا بہت قریب نہ بیٹھتا۔ لہٰذا جہاں پر قدموں میں لرزہ طاری ہو، رکاوٹ سی آئے، وہیں ٹھہر جانا چاہیئے، بس تیرے لیے قرب نبوی وہیں پر ہے وہیں ٹھہر جاؤ۔

ساری کائنات کے اندر ایسی کوئی جگہ نہیں کہ جس مقام پر سرکاردوعالم ﷺ تشریف فرما ہیں، جلوہ افروز ہیں۔ ساری کائنات میں اس درجے کی کوئی جگہ نہیں، یہ جگہ بیت اللہ سے افضل ہے عرش الٰہی سے افضل ہے۔ کرسی الٰہی سے افضل ہے۔ ساری کائنات میں سب سے افضل مقام وہی ہے جہاں پر تاجدار مدینہ ﷺ جلوہ افروز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کہاں پہنچا دیا۔ کونسا سلام پیش کروں آپ کے سامنے؟ یااللہ! آپ میرے دل میں ڈال دیجئے کہ میں کون سا سلام آپ ﷺ کو پیش کروں۔ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈال دیا کہ اے میرے بندے جب میرے حبیب لیلۃ المعراج میں میرے پاس آئے تھے۔ جو سلام میں نے کہا تھا، وہی سلام تم کرو:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

بس میں نے یہی سلام پیش کیا تھا۔

بس یہ سلام پیش کرنا تھا کہ آپ کا حلیہ مبارک میرے دل میں آ گیا۔ سبحان اللہ! کیسا وجیہ چہرہ انور ہے۔ واہ! واہ! سفید لباس ہے، ریش مبارک جو ہے ایسی حسین ہے جس کو الفاظ کے اندر بیان نہیں کیا جاسکتا ہے۔ سبحان اللہ! ذات باری تعالیٰ نے آمنہ کے لال کو کیا حسن عطا فرمایا ہے۔ سبحان اللہ! کیسے سرخرو ہیں۔ سبحان اللہ کیسے سفید رو ہیں۔ سر پر گول ٹوپی زیب تن فرمائے ہوئے۔ واہ! واہ! آنکھیں بہت ہی لطیف اور باریک سرمہ سے سرگیں ہیں! اور اپنے زائر کی طرف نظر فرما رہے ہیں۔ اپنے امتی کو دیکھ رہے ہیں۔ ایک عاشق کے لیے مر مٹنے کا مقام ہے۔ ایسی ہستی گرامی قدر! کتنی بڑی بات ہے۔ ہماری نظریں ناقص، ہم کیا دیکھ سکتے تھے۔ یہ تھوڑی بات ہے کی نالائق امتی کے اوپر، ایک گناہ گار امتی کے اوپر آپ کی نظر کامل پڑ جائے، یہ بڑی بات ہے۔ الحمدللہ! ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ چاہے ان آنکھوں نے آپ کو نہ دیکھا، ہمارا ایمان ہے آپ پر کہ آپ کی نظریں اس نالائق چہرے پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس نسبت کی لاج رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت نے فرمایا کہ سلام کے ساتھ صلوۃ کا بھی اضافہ کرنا چاہیئے، میں نے عرض کیا:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''یا سیدی'' کا اضافہ فرمایا، حضرت والا احسان فرما گئے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا نَبِیَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللہ

اسلاف کے زمانہ میں طویل سلام پیش نہیں کیا جاتا تھا، سلام پیش کرنے کے بعد معاً دل میں بات آئی کہ یا اللہ! آپ نے کہاں پہنچا دیا اور میں کن کے قدموں میں حاضر ہوا ہوں، آج میں ان کے قدموں میں حاضر ہوں جن کی شان یہ ہے:

﴿ یَتْلُوْا عَلَیْہِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْہِمْ وَیُعَلِّمُہُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ﴾

یا رسول اللہ! یہ آپ کے منصبی فرائض کہ آپ آیات کی تلاوت فرماتے ہیں، تزکیہ فرماتے ہیں، ہمارے خباثت کو دور فرماتے ہیں، ہمیں پاک وصاف کرتے ہیں، علم کتاب عطا فرماتے ہیں، حکمت ومعرفت عطا فرماتے ہیں، آپ کی صحبت پاک میں یہ انعامات لینے حاضر ہوا ہوں۔

اور فوراً ہی دل میں بات آئی کہ نالائق! کیوں نہیں اپنے ایمان کی تجدید کر لیتا؟ فوراً میں نے عرض کیا۔

یارسول اللہ! آپ صحابہ کے ایمان کے گواہ ہیں، میں بھی آپ کا امتی ہوں، میں اپنے ایمان کی تجدید آپ کے سامنے کرتا ہوں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا نَبِيًّا

آپ میرے ایمان کے گواہ ہوجایئے اور میرے ایمان کو وہ درجہ عطا کروادیجئے کی جوغیر متزلزل ہو، میرا ایمان آخری وقت تک محفوظ رہے اور سالم رہے اور یہ میں آپ سے التجا کروں گا اور میں آپ سے بڑی امیدیں لگا کر آیا ہوں، شفاعت کا طلب گار ہوں، شفاعت کا امیدوار ہوں۔

شفاعت یا حبیب اللہ۔۔۔شفاعت یا نبی اللہ۔۔۔شفاعت یا خاتم الانبیاء

آپ کی شفاعت سے ہمارا بیڑا پار ہوگا، بغیر آپ کی شفاعت کے ہمارا کام نہیں بن سکتا اور اب تک جو ہم نے آپ کے احکام کی خلاف ورزی کی ہے اس پر میں نادم ہوں، میں عہد کرتا ہوں کہ آئندہ عدول حکمی نہیں ہوگی۔

یارسول اللہ! معاف فرمادیجئے، آئندہ عدول حکمی نہیں ہوگی، ظاہر و باطن میں آپ کی سنت اور طریقہ کے مطابق بناؤں گا اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ بقیہ زندگی آپ کے دین کی خدمت میں بسر کروں گا۔

یارسول اللہ! میں آپ کے دربار سے خدمت دین کے لیے صلاحیت

لے کے جاؤں گا، مجھے وہ صلاحیت عطا فرما دیجئے، میں بڑی امیدیں لگا کر آیا ہوں، میں آپ کا مہمان ہوں، میں مدینہ کے ایک ایک انعام کا محتاج ہوں، مستحق نہیں ہوں محتاج ہوں۔ نظر کرم فرما دیجئے! یہاں آنے والا جیسا نوازا جاتا ہے گو میں اس کا اہل نہیں ہوں لیکن آپ کے کرم سے مجھے امید ہے کہ مجھے بھی ویسا نوازا جا سکتا ہے۔ آپ مجھے نواز دیجئے! آپ ساقی کوثر ہیں، آپ نوشۂ محشر ہیں، مہربانی فرما دیجئے! اپنے دست مبارک سے یارسول اللہ! جام کوثر، اس ہولناک مناظر کے میدان کے اندر عطا فرمایئے گا۔ میر بیڑا پار صرف اسی سے ہوگا کہ آپ کی نظر کرم مجھ پر ہو جائے۔ شفاعت کا وعدہ فرما لیجئے۔

میں بہت سوں کے سلام لے کر آیا ہوں فلاں ابن فلاں، فلاں ابن فلاں، فلاں ابن فلاں نے سلام پیش کیا ہے ان کا سلام قبول فرمایئے اور حاضری کے لیے عرض کیا ہے، نظر کرم فرمایئے! دعا فرما دیجئے ان کو بھی حاضری نصیب ہو جائے اور بہت سے ایسے لوگ جو آپ پر ایمان لائے ہوئے ہیں آپ کے امتی ہیں اور وہ تڑپتے ہو رہ گئے ہیں، انہوں نے بھی سلام پیش کیا ہے۔ چلتے چلتے بہت سوں نے حاضری کی آرزوئیں اور التجائیں پیش کی ہیں وہ بھی آپ کے دربار میں پیش کرتا ہوں آپ نظر کرم فرمایئے! آپ میری حاضری کو قبول فرمایئے اور جو پیچھے تڑپتے ہوئے رہ گئے، جن کی دعاؤں سے میں حاضر ہوا ہوں ان کے لیے

بھی نظر کرم فرمایئے! ان کے لیے بھی دعا فرما دیجئے، جب تک میرا قیام ہے میں حاضر ہوتا رہوں گا، آپ میری حاضریوں کو پسند فرمالیجئے!

یقینی بات ہے کہ میرے اندر ادب کی کمی ہے اور یہ مانی ہوئی بات ہے کہ یارسول اللہ! پورے طور پر اس پاک دربار کا ادب مجھ سے نہیں ادا ہوسکتا، حق ادب میں میری جانب سے جو کوتاہی رہ جائے اس کو درگزر فرما دیجئے، مجھے معمولی بچہ سمجھ کر، اپنا ادنیٰ امتی سمجھ کر یارسول اللہ! درگزر فرما دیجئے۔ آپ کے اس پاک شہر میں جہاں ملائکہ کا نزول ہوتا ہے، میں رہنے کے قابل نہیں ہوں، یہ چند روزہ حاضری جو ہے مجھے نالائق امتی سمجھ کر جو بھی اتلاف حق ہو اس پر درگزر فرما کر، نواز کے واپس کرنا اور اپنی خوشیوں کے ساتھ واپس کرنا۔

یا رسول اللہ ﷺ! یہ حاضری میری آخری حاضری نہ ہو، مہربانی فرمایئے، نظر کرم فرمایئے، بارگاہ خداوندی میں میری لیے عرض کر دیجئے کہ اس کے بعد پھر، اس کے بعد پھر، اس کے بعد پھر، اس کے بعد پھر، اس کے بعد بار بار میں آپ کے پاک دربار میں حاضر ہوتا رہوں، قرآن مجید کے ساتھ میرا مظبوط تعلق رہے، تزکیہ میرا ہوجائے، رذائل کی اصلاح ہوجائے، علوم دین مجھ کو حاصل ہوں، حکمت و معرفت مجھ کو حاصل ہو، میں آپ کی صحبت پاک میں یہ انعامات لینے کے لیے آیا ہوں۔

بس! اتنا عرض کر کے پھر شیخین کی طرف بھی متوجہ ہو جائے اور سلام کرے:

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ"

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ"

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا تَاجَ الْعُلَمَاءِ"

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى"

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ الْاَوَّلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ"

مختصر سلام پیش کرے اور عرض کرے۔

یا سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا بڑا درجہ ہے، بڑا درجہ ہے، آپ ہی کے لیے تو اللہ کے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَكْرٍ

آپ بہت رقیق القلب ہیں، بہت نرم دل ہیں، بہت رحم دل ہیں، میں آپ کی صحبت پاک میں یہ رحم دلی اور رقت قلبی لینے کے لیے حاضر ہوا ہوں، آپ کو انتہائی قرب حاصل ہے، میری سفارش فرما دیجئے جو میں نے التجائیں کی ہیں اس سلسلہ میں میری سفارش فرما دیجئے۔

اب سیدنا فاروق اعظم کی طرف متوجہ ہو جائیے۔

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ"

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ"

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا تَاجَ الْعُلَمَاءِ"

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ"

آپ کی بھی بڑی عجیب شان ہے، آپ بڑے درجے کے آدمی ہیں، آپ کے لیے کیا فرمایا:

اَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ

دین کے اندر آپ انتہائی مظبوط ہیں، دین میں آپ کو کمال درجے کی مظبوطی اور استقامت حاصل ہے۔ بس! میں آپ کی صحبت پاک میں یہ مظبوطی اور استقامت لینے کے لیے حاضر ہوا ہوں اور کو انتہائی قرب حاصل ہے، آپ میری التجائیں اور درخواستیں جو میں نے پیش کی ہیں سفارش فرما دیجیے، سفارش حدیث کی رو سے جائز کاموں میں اور مستحسن کاموں میں سنت ہے۔ لہٰذا سفارش کے لیے آپ شیخین سے عرض کرسکتے ہیں سفارش فرما دیجیے، آپ کی ذرا سی توجہ ہو جائے گی اور مجھ نالائق کا بیڑا پار ہو جائے گا۔

اب دعا کرے اللہ تعالیٰ سے، یا اللہ! ان ہستیوں پر تا ابد اپنی رحمتیں نازل فرما، یا اللہ! ان تینوں ہستیوں پر بے شمار رحمتیں نازل فرما، یا اللہ واسطہ وسیلہ

آپ کے محبوب نبی ﷺ کا شیخین کا، مجھے ایمان کی مضبوطی عطا فرما۔ صحیح، سچی، اسلامی زندگی عطا فرما۔ یا اللہ! جب وقت آخر آئے، تو ایسی حالت میں آئے کہ میں اشاعت دین کے اندر مشغول ہوں اور حسن خاتمہ مجھے نصیب ہو، ایمان پر خاتمہ کے ساتھ کامل مغفرت مجھے نصیب ہو۔ یا اللہ! ان ہستیوں کی برکت سے میری دعائیں قبول فرمالیجئے۔

اور حضرت فرمایا کرتے تھے کہ قبولیت دعا کے اندر سب سے اعلیٰ درجہ جو ہے وہ یہ کہ حضور ﷺ کے سامنے اللہ تعالیٰ سے مانگے، میرے حضرت نے فرمایا کہ سب سے اعلیٰ درجہ قبولیت کا یہ ہے کہ چہرہ مبارک کے سامنے اللہ تعالیٰ سے مانگے۔

یا اللہ! واسطہ وسیلہ ان کا۔ یا اللہ! واسطہ وسیلہ ان کا۔ یا اللہ! میں ان کو شفیع بناتا ہوں، سفارشی بناتا ہوں، ان کا واسطہ دیتا ہوں، ان کا وسیلہ پکڑتا ہوں، میری ان حاجات کو پورا فرما اور اپنی ساری باتیں پیش کردے۔ یا اللہ! مجھے یہ چاہیئے، یا اللہ! مجھے یہ چاہیئے، میں ایک ایک نعمت کا محتاج ہوں اور جوں جوں میری عمر بڑھتی چلی جائے میرا ایمان بھی بڑھتا جائے، یا اللہ! یا اللہ! جوں جوں میری عمر بڑھتی جائے میرا یقین بھی بڑھتا چلا جائے۔۔۔

خوب مانگئے! یا اللہ تیرے محبوب نبی ﷺ نے جو آپ سے سوال کئے

ہیں وہ بھی چاہتا ہوں اور جن فتن وشرور سے پناہ مانگی ہے وہ بھی میں چاہتا ہوں۔

یااللہ! میری حاضری کو مبرور ومقبول فرمالیجئے، یااللہ! اس زیارت نبوی کی وجہ سے مجھے حسن خاتمہ نصیب فرما۔ یااللہ! مجھے یقین ہے کہ جیسے جیتے جاگتے اپنے محبوب کو دکھایا ہے، اپنے محبوب کے قدموں میں پہنچایا ہے لہٰذا مجھے یقین کامل ہے کہ میرا خاتمہ جو ہے، وہ حسن خاتمہ ہوگا اور عہد کرتا ہوں ان کے سامنے کہ باقی زندگی آپ کی سنتوں اور آپ کے طریقے کے مطابق گزاروں گا اور آپ کے دین کا خادم بن کر رہوں گا، سرمو خلاف ورزی نہیں کروں گا اور دین کے کام میں حصہ لوں گا اور جہاں تک ہوسکا سر دھڑ کی بازی لگا کر رسول اللہ ﷺ کے کار نبوت کو پھیلانے میں زیادہ سے زیادہ قربانی دوں گا۔

یااللہ! میری حاضری آخری حاضری نہ ہو، یااللہ! یہ حاضری ایسی حاضری ہو جو بے شمار حاضریوں کا سبب بنے، مہربانی فرمایئے۔ یااللہ! آپ قادر مطلق ہیں۔ یااللہ! آپ اس بات پر قادر ہیں کہ میری زندگی کے آخری لمحات جو ہیں، اس چوکھٹ پر بسر ہوں۔

واہ! مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تو کیا کہہ گئے! اس نے لکھا ہے اپنی کتابوں میں کہ ایک در ہے جو قیامت تک کھلا رہے گا وہ در یہی ہے۔ سرہند کے بادشاہ نے لکھا ہے کہ صرف ایک در ہے۔۔ صرف ایک در ہے جو قیامت تک کھلا

رہے گا۔

آج میں کس در پہ کھڑا ہوں۔۔۔؟ آج اس در پہ کھڑا ہوں جو قیامت تک کھلا رہے گا۔ یااللہ! اس کھلے در سے مجھے فیض یاب فرما دیجئے۔ یااللہ! اس کھلے در سے مجھے فیض یاب فرما دیجئے، میں نجس اور ناپاک ہوں، گناہوں سے آلودہ ہوں، یااللہ! میری آلودہ زندگی۔۔۔حالات میرے آلودہ۔۔۔کثافتوں، نجاستوں سے بھرپور۔۔۔ یااللہ! سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا کہ میں اس در پہ حاضر ہو جاؤں یہ تو آپ کی ذرہ نوازی ہے۔۔۔ یااللہ! تیرے محبوب کی نظر کرم ہے کہ آپ نے مجھے کہاں پہنچا دیا کہ مجھ نالائق کے لیے عالم امکان میں اس سے بڑا کوئی شرف نہیں ہوسکتا ہے کہ میں تیرے محبوب کے سامنے حاضر ہوں۔ یااللہ! مجھے تو بس ان کی نظر کرم چاہیئے، نظر کرم چاہیئے۔۔۔ مجھے ان کی شفاعت چاہیئے۔۔۔ یااللہ! ان کی شفاعت سے مجھے، میری بیوی بچوں کو، میری اولاد کو، میرے احباب کو، میرے متعلقین کو، یااللہ! آپ کی امت میں سے کسی کو محروم نہ فرما، امتی کی حیثیت سے زندہ رکھیئے اور امتی کی حیثیت سے دنیا سے اٹھایئے۔ عرض معروض کرتا رہے، دل پر سکینہ کی کیفیت اترے گی، اس کے بعد سلام کرے۔

یااللہ! کتنا بڑا شرف آپ نے عطا فرمایا کہ مجھ نالائق، گناہ گار کو کتنا بڑا

شرف آپ نے عطا فرمایا! میں کہاں حاضر ہو گیا! حاضری کے قابل نہ تھا۔ یا اللہ! آپ نے مجھے کہاں پہنچا دیا۔

یا اللہ! اس زیارت کو جو نسبت ہے، یا اللہ! اس کی لاج رکھنے کی توفیق مجھے آخری سانس تک دینا۔

اور بھئی! مسجد نبوی کے اند چالیس نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھے، ایمان سے کھوٹ دور کر دیا جاتا ہے، آہ! ہا! اور اس کو نجات کا پروانہ مل جاتا ہے، ایمان کی میل کچیل، ایمان میں جو نفاق اور کھوٹ ہے وہ دور ہو جاتا ہے اور پروانہ نجات اس کو مل جاتا ہے، یہ کتنا بڑا عمل ہے۔

اور وہاں پر دیگر زیارات بھی ہیں ان کو بھی کر لے۔ مقام تہجد، مقصورہ شریف کے پیچھے جو ہے، میں کہا کرتا ہوں کہ یہ مدینہ طیبہ کا حطیم ہے، آپ کے در دولت کا وہ خاص حصہ ہے، جہاں آپ شب خیزی و شب بیداری فرماتے تھے، سجدہ ریز رہتے تھے، بارگاہ خداوندی میں مناجات کرتے تھے، اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے سلطان عبد المجید خان کو! اس نے یہ حصہ باہر نکال کرامت مسلمہ پر احسان فرمایا، کیا کہنے! کوشش کرے کہ وہاں پر چند رکعت نفل ادا کرے۔

اور صفہ کے اوپر حصول علم کی نیت سے چند احادیث کا مطالعہ کرے، چند آیات کی تلاوت کرے اور نفل پڑھ کر دعا مانگے، یا اللہ! صحابہ کرام نے،

اصحاب صفہ نے علوم نبوت یہاں سے حاصل کئے مجھے بھی علوم نبوت عطا فرمائیے اور نور نبوت بھی عطا فرمائیے۔

باب جبریل کے کونے میں بھی ایک چبوترہ ہے، جہاں اکثر آپ تشریف لاکر صحابہ کو نصیحتیں فرمایا کرتے تھے وہاں موقع ملے تو وہاں بھی دوگانہ ادا کرلے، یہاں کے برکات حاصل کرنے کے لیے سب سے اسلم طریق اور اچھا طریق یہی ہے کہ دوگانہ ادا کرے، خدا کے سامنے اپنی پیشانی کو رکھ دے اور ان سے مانگے کہ: یا اللہ! تیرے محبوب نے یہاں جو کچھ مانگا ہے اس میں مجھے شامل فرمالیجئے۔ یا اللہ! انہوں نے یہاں پر جو کچھ سوال کیا ہے، میں بھی بس وہی سوال کرتا ہوں، آپ کے پاک دربار میں آپ کے محبوب نبی ﷺ سے بہتر مانگنے والا کوئی نہیں اور آپ سے بہتر دینے والا کوئی نہیں، بس جو کچھ انہوں نے سوال کیا ہے اس میں مجھے شامل فرمالیجئے۔

لاکھوں فرزندان توحید جنت البقیع میں موجود ہیں ان کی بھی زیارت کرلیجئے، لاکھوں فرزندان توحید اور دس ہزار اصحاب رسول اور اہل بیت اور خاندان نبوت کے چشم و چراغ مع آپ کی بنات طاہرات کے جنت البقیع میں موجود ہیں، آپ کی ''نو'' ازواج طاہرات جنت البقیع میں موجود ہیں۔ آپ کی بیٹیاں جنت البقیع میں موجود ہیں، آپ کے داماد ذوالنورین اور ذوالہجرتین عثمان

بن عفان وہاں تشریف فرما ہیں، حضرت عباس رضی اللہ عنہ وہاں تشریف فرما ہیں، آپ کے نواسے حضرت حسن رضی اللہ عنہ وہاں تشریف فرما ہیں، وغیرہ وغیرہ، آپ کے لخت جگر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ وہاں تشریف فرما ہیں، کروڑوں اولیآء امت وہاں تشریف فرما ہیں۔ یہ بھی جنت کا ایک حصہ ہے، اس کی زیارت کیجئے اور اس سے فیض یاب ہونا چاہیئے، وہاں کی حاضری زیادہ نہ ہو سکے تو کم از کم ایک بار جا کر وہاں پر درس عبرت حاصل کرے اور ان حضرات کے لیے ایصال ثواب کرے اور ان کے رفع درجات کی دعا کرے اور ان کے برکات کے حصول کی دعاء کرے اور جو طریق ہے حاضری کا وہ کتابوں میں لکھا ہوا ہے وہ دیکھ لے۔

مسجد قبا بھی جائے ، اسلام کی سب سے پہلی مسجد جو ہے وہ مسجد قبا ہے، آپ نے فرمایا کہ اس میں دو رکعت نفل پڑھنا عمرے کے برابر ثواب رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھی توفیق عطا فرمائے۔قبا میں عمرے کے برابر ثواب ہے۔ دو رکعت نفل کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور بہتر یہ ہے کہ گھر سے وضو کر کے جائے۔

مسجد جمعہ کی زیارت کر لیجئے ، مسجد قبلتین کی بھی زیارت کر لیجئے، مقام خندق پر جو مساجد سبعہ ہیں ان کی بھی زیارت کر لیجئے۔ جی چاہے تو کسی کسی مسجد

میں نفل پڑھ لیجئے۔ مسجد ابو بکر، مسجد عمر، مسجد علی، (رضوان اللہ علیہم) مسجد غمامہ، وغیرہ وغیرہ بہت سی مساجد ہیں ان کی زیارت کر لیجئے۔

میں نے عرض کیا تھا کہ زیارت کا کیا فائدہ ہے؟ بعضوں کا خیال ہوتا ہے کہ ہر بار آؤ، ہر بار زیارت کرو، آخر یہ قصہ کیا ہے؟ ایک بزرگ نے عجیب بات فرمائی کہ اس کی برکت سے ایمان پر خاتمہ نصیب ہوتا ہے۔

جبل احد کی بھی زیارت کر لیجئے آپ نے فرمایا کہ یہ ہم سے محبت کرتا ہے اور جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے اور فرمایا کہ جب کبھی جبل احد پر جایا کرو تو اس میں سے کچھ کھایا کرو۔ اب بھی کچھ پودے وغیرہ، گھاس وغیرہ، کہیں کہیں لگی ہے اس میں سے کوئی پتا توڑ کر کھالے تاکہ آپ کے فرمان پر عمل ہو جائے۔

جبل احد سے پہلے میدان میں شہدائے احد کے مزارات ہیں جس میں سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ ان حضرات کے مزارات ہیں۔ ان کی بھی زیارت کرے اور ان کی برکات کو حاصل کرے۔ پوری امت میں جتنے بھی شہداء ہو چکے ہیں اور ہوں گے ان میں سب سے بڑے شہید حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ کیا کہنے! بڑا درجہ ہے سید شہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا، دیکھ لیجئے! حضور اکرم ﷺ کی

بے نفسی ، کہ ان کے قاتل کو آپ نے کیسا معاف فرمایا ! ایمان کی دولت ملی ، صحابیت کی دولت ملی ، بیعت سے بھی سرفراز فرمایا ، آج ہم معمولی سی باتوں پر کسی کی جانب سے کینہ کر قائم کر لیتے ہیں ، بدگمانی میں مبتلاء ہو جاتے ہیں اور وہ لاکھ معافی مانگے تو اس کو معافی نہیں دیتے ، اپنے دل کو صاف نہیں کرتے ، آپ نے کیسا معاف فرمایا ! آج ان کو کہا جاتا ہے حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حالانکہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتل ہیں ، لیکن آپ نے ان کو معافی دے دی ، معاف فرمادیا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : کوئی شخص دوسرے کو معافی مانگنے پر معاف نہ کرے تو معاف نہ کرنے والے حمار ہے ۔ معاف کرنا چاہئے ۔ ہاں ! اگر تنبیہہ کرنی ہے ، کوئی نصیحت کرنی ہے ، کوئی بات سمجھانی ہے تو بیشک وہ بات سمجھا دے کہ دیکھیئے ! آپ آئندہ ایسی غلطی نہ کیجئے گا اور آپ کی غلطی کا یہ سبب ہے اس سبب کو آپ دور کر لیجئے ، اس کی تو شریعت اجازت دیتی ہے لیکن ہمیشہ کے لیے ترک کلام یہ مناسب نہیں ، آپ بیشک بے تکلفی کا تعلق اس سے قائم نہ کریں ، لیکن جو عام مسلمانوں کا حق ہے سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا عیادت کرنا ، تعزیت کرنا ، کسی کے جنازے میں شریک ہونا ، عام تعلقات تو پوری ملت اسلامیہ کے اندر سب کے بحال ہونے چاہئیے ، یہ کیسا بیر ہے ، یہ کیسا کینہ ہے ، توبہ

توبہ!

بعض روایات میں آتا ہے جو اپنے دل میں کینہ پالتا ہے اس کے دل میں ایمان ترقی نہیں کرتا، ایمان اس کا سکڑ کر رہ جاتا ہے، کینہ بڑھتا چلا جاتا ہے، ایمان سکڑتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

بھئی! کم از کم مدینے کے قیام میں روزانہ ایک بار روضہ اقدس پر حاضر ہو، سبز گنبد پر کہیں سے نظر پڑے فوراً کہے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلَ اللہِ   اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلَ اللہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلَ اللہِ

کہیں سے بھی نظر پڑے۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلَ اللہِ

ندا کا صیغہ جو ہے وہ مواجہہ شریف اور مسجد نبوی کے اندر کے لیے ہے باہر سے کہیں سے نظر پڑے تو فوراً۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلَ اللہِ کہے اور ادب سے نظریں جھکا لیجئے، بڑا درجہ ہے۔

کسی نے حضرت امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ: حضرت! کوئی ایسا وظیفہ بتلا دیجئے جس کے کرنے سے سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت ہو جائے۔

فرمایا: بھائی! بڑے حوصلے کی بات کر رہے ہو، ہماری تو اتنی بھی ہمت

نہیں ہوتی کہ نظر جما کر سبز گنبد کو دیکھ سکیں، بڑے حوصلے کی بات کر رہے ہو، یہ بڑے لوگوں کی باتیں ہیں۔

ایک بزرگ ہوئے ہیں پشاور میں، حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب پشاوری رحمۃ اللہ علیہ ثم رحمۃ اللہ علیہ، میں نے اپنے بزرگوں سے ان کی حکایت سنی ہے، خواب میں زیارت ہوئی حضور ﷺ کی۔ حضور بڑے خوش تھے۔ فرمایا: عبدالرحمن! کیا چاہتے ہو،

مولانا عبدالرحمن صاحب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جن آنکھوں نے اب آپ کو دیکھ لیا ہے وہ اب کسی کو نہ دیکھیں، فرمایا: سوچ کر بات کرو

فرمایا: میں نے سوچ کر عرض کیا ہے، اب مجھے یہ گوارہ نہیں کہ جن آنکھوں نے آپ کو دیکھ لیا ہے وہ اب کسی اور کو دیکھیں۔ جس وقت وہ بیدار ہوئے تو آنکھوں کی بصارت اور بینائی جا چکی تھی۔ الحمد اللہ! وہ خوش تھے کہ یا اللہ تیرا احسان ہے کہ ان آلودہ نگاہوں سے تو نے اپنے محبوب کی زیارت کرادی۔

روز و شب کے اندر ایک بار یہ تفصیلی حاضری کافی ہے پانچ نمازوں میں سے کسی ایک نماز کے بعد حاضر ہو جایا کرے مواجہہ شریفہ پر، باقی چار نمازوں میں جہاں کہیں مسجد نبوی کے اندر نماز پڑھے، وہیں سے روضہ شریف کی طرف منہ کر کے سلام پیش کر کے چلا جائے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرَ

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ

مدینہ طیبہ سے واپسی

اور جب واپسی کا وقت ہو تب عجلت میں نہ آئے کہ بس میں سامان میں لدا ہوا ہے میں آخری سلام کر آؤں نہیں، گھنٹہ، دو گھنٹے چار گھنٹے پہلے، یا دس بارہ گھنٹے پہلے اطمینان سے کچھ تفصیلی عرض کر لے عرض معروض کرے اس کو بزرگوں نے سلام رخصتی فرمایا ہے، سلام وداع فرمایا ہے بہت اطمینان سے عرض معروض کرے۔

یا رسول اللہ ﷺ، بارگاہ خداوندی میں ہماری طرف سے یہ دعا فرما دیجئے کہ مجھے پھر عافیت کے ساتھ حاضری نصیب ہو۔

﴿ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ط ﴾ (سورۃ القصص ۸۵)

جس نے حکم بھیجا تجھ پر قرآن کا وہ پھیر لانے والا ہے تجھ کو پہلی جگہ ہائے! ہائے! کیسے کلمات ہیں اس کو بعض بزرگ کہتے ہیں۔

اَلْوِدَاعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ   اَلْفِرَاقُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ   اَلْاَمَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

لیکن ایک بزرگ نے عجیب بات فرمائی واہ! واہ! کیسی علم و معرفت کی بات

ہے۔

اَلْوِصَالُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ　　　　اَلْوِصَالُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

اے اللہ کے رسول میں تو آپ سے وصل چاہتا ہوں، میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں، میں آپ کے ساتھ وصال چاہتا ہوں، میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ جب واپس جایا کرتے تھے تو چلتے وقت ان کو ایک آواز سنائی دیتی تھی جو روضہ اقدس سے آتی تھی۔

(بسلامت روی و باز آئی، بسلامت روی و باز آئی)

جامی! سلامتی کے ساتھ جا اور سلامتی کے ساتھ پھر واپس، لیکن آخری مرتبہ ایسا نہ ہوا، مولانا عبدالرحمن جامی سمجھ گئے کہ یہ حاضری میری آخری حاضری ہے۔

بڑے بڑے اللہ کے مقبول ہیں جنھوں نے جانوں کے نذرانے پیش کئے حضرت وجیہ الدین صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ جب کراچی سے گئے، پندرہ دن کا ویزہ تھا۔ تیرہ دن ہو گئے۔ پھر انہوں نے ویزہ بڑھوانے کی درخواست دی۔ یہاں سے فارغ ہو کر گئے تھے تمام شرعی معاملات سے، ویزہ کے فارم میں کالم تھا کہ مزید کیوں ٹھہرنا چاہتے ہو۔ انہوں نے لکھا ''للوفات'' انہوں نے کوئی توجہ

نہ دی۔ پندرہ دن کا ویزہ اور بڑھا دیا۔ اب پندرہ دن میں بھی تیرہ دن ہو گئے، دو دن باقی رہ گئے اب ویزہ بڑھنے کی کوئی قانونی صورت سامنے نہیں تھی۔ حضرت وجیہ الدین صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے، بڑے درجے کے آدمی تھے بہت اونچے آدمی تھے۔ مواجہہ شریف میں حاضر ہوئے عرض کیا:

یا رسول اللہ! ﷺ اب تو دو ہی دن رہ گئے ہیں، مہربانی فرما دیجئے اپنا وصال عطا فرما دیجئے، اپنا قرب عطا فرما دیجئے، الحمد اللہ! دوسرے دن ہی اللہ کو پیارے ہو گئے آپ کو قدموں میں بقیع شریف کے اندر جگہ عنایت کی گئی۔ وہ اہلِ بیعت کے اوپر چوںترہ سا ہے نا! جہاں اہلِ بیعت کا حصہ ہے۔ وہ اوپر جو اونچا والا حصہ ہے وہاں پر وجیہ الدین صاحب کو جگہ ملی۔ وہیں پر مولانا بدر عالم صاحب کو جگہ ملی۔ وہیں پر حضرت شیخ کے شیخ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارپوری رحمۃ اللہ علیہ کو جگہ ملی۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے بزرگوں کے مقام دکھلا دیئے۔ ظاہری طور بھی ظاہر فرما دیئے کہ ابراہیم رضی اللہ عنہ جو بیٹے ہیں سرکار دو عالم ﷺ کے ان سے دائیں طرف تو آئیں تو نوی قبر حضرت قاری فتح محمد صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو قبول فرمالیں پھر اس کے ساتھ ظاہر داری میں بھی یہ معاملہ

ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے مراتب کو دکھا دیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ مہربانی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو وہاں کی حاضری نصیب فرمائے۔اس پاک دربار کے قابل تو نہیں ہیں لیکن انشاء اللہ اس پاک دربار کی برکت سے ہماری ناپاکی دور ہو جائے گی،کوئی یوں کہے کہ میں ناپاک ہوں دریا میں کس طرح گوتا لگاؤں ارے بھائی گوتا لگانے سے ہی پاک ہوگا لہٰذا وہاں جانے کا فکر اور غم ہونا چاہیئے۔اللہ تعالیٰ نے توفیق اور ہمت دی اور اس پاک دربار کی حاضری نصیب فرمادی۔اللہ نے دل میں یہ بات ڈال دی۔ بہت سے لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ مواجہہ شریفہ میں جاتے ہیں کچھ عرض کرنے کا انداز ہمیں نہیں آتا بس ہم سلام ہی پڑھے چلے جاتے ہیں کچھ اور عرض ومعروض کرنے کا عنوان ہمارے پاس نہیں ہے۔کس طرح بات کی جائے؟ کس طرح عرض کیا جائے؟

الحمد اللہ! آج یہ بات میرے دل میں میرے اللہ نے ڈالی کہ چلو اس بات کو کھول دو! آج یہ بات ان کے سامنے رکھ دو کہ اس طرح بات چیت کرلیا کرو،آپ سے بات کرنے کا انداز یہ ہونا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو فہم عطا فرمائے،عقل مستقیم عطا فرمائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور سنت کا اتباع ہمیں نصیب فرمائے۔آمین۔

☆☆☆ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ ☆☆☆

اصلاحی مجالس و بیانات

حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالباری صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز بیعت

شیخ المشائخ عارف باللہ حضرت نواب عشرت علی خان قیصر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ہفتہ وار مجالس و بیانات کی ترتیب

درسِ حدیث بعد نمازِ فجر	پورا ہفتہ	مقام: اللہ والی مسجد بندر روڈ سکھر
جمعۃ المبارک بیان	دوپہر 01:00 تا 01:30	مقام: اللہ والی مسجد بندر روڈ سکھر
مجلس ملفوظاتِ حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ بعد نمازِ عصر	جمعۃ المبارک	مقام: اللہ والی مسجد بندر روڈ سکھر
درسِ قرآن بعد نمازِ عشاء	جمعہ، ہفتہ، اتوار، بدھ	مقام: اللہ والی مسجد بندر روڈ سکھر
اصلاحی بیان بعد نمازِ عصر (برائے حضرات وخواتین)	اتوار	مقام: منظور پکوان سینٹر مقام روڈ سکھر
اصلاحی بیان ومجلسِ ذکر (برائے حضرات وخواتین)	پیر	مقام: مرکزِ شفیق الامت باغ حیات سکھر
اصلاحی بیان بعد نمازِ عشاء (برائے حضرات وخواتین)	منگل	مقام: مسجد بابِ رحمت مال گودام سکھر

ماہانہ مجالس و بیانات کی ترتیب

اصلاحی بیان بعد نمازِ عصر (برائے مستورات)	منگل	مقام: دلشاد منزل ریجنٹ سکھر
اصلاحی بیان بعد نمازِ مغرب (برائے حضرات وخواتین)	(ہر شمسی مہینے کی پہلی) بدھ	مقام: جامع مسجد حسین ابن علی رضی اللہ عنہ پرانی پولیس چوکی، نیو پنڈ سکھر

حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالباری صاحب دامت برکاتہم کے مواعظ حاصل کرنے کے لیے ان نمبروں پر رابطہ کریں۔

0313-3326784
0321-3367441
0308-3639197

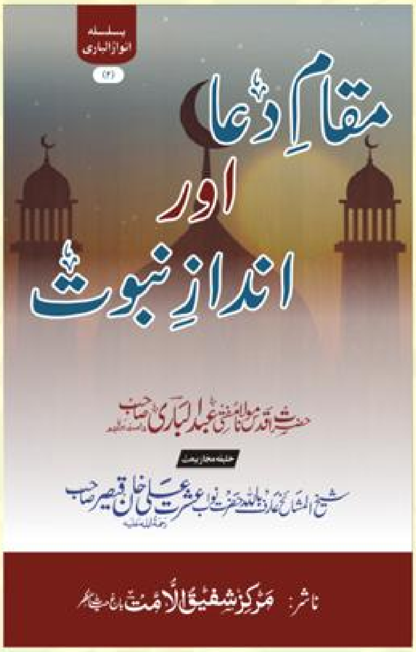

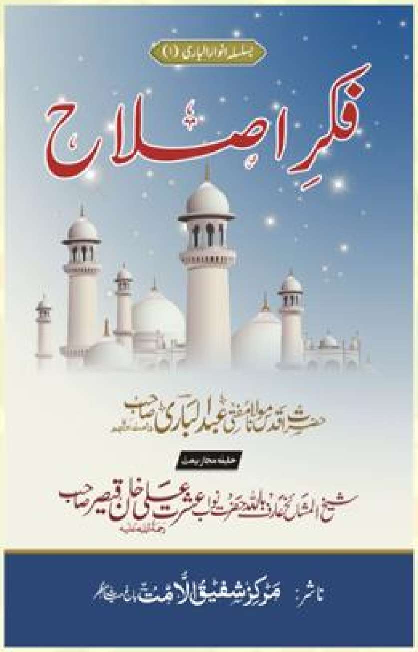

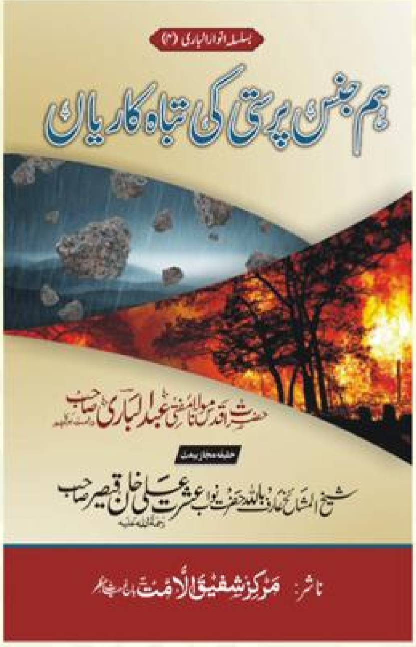

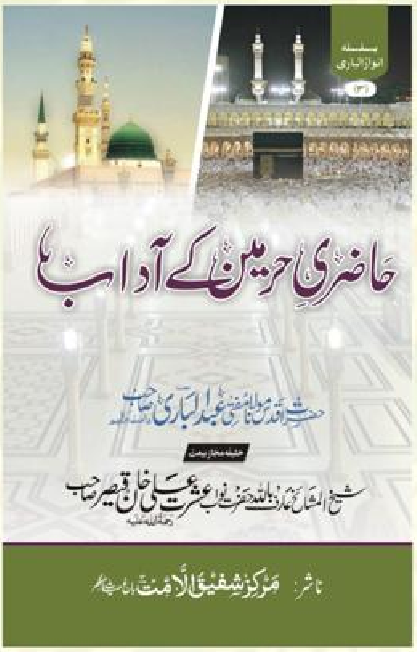

کاروانِ مرحبا

Travel & Tours

خِدمَاتٌ لِلحَجِّ وَ العُمرَہ

نشر روڈ نور مسجد سکھر

Ph: 071-5620922 حاجی محمد حنیف 0300-3132580

daruliftaidaratulfurqan@gmail.com

www.shariatotasawwuf.com